## 45768 ـ اگر دو بيوياں ہوں تو كيا دو قربانياں كرنا ہونگى ؟

### سوال

ميرى دو بيوياں ہيں اور ہر بيوى اپنے عليحدہ اورمستقل گھر ميں رہتى ہے، كيا ميرے ليے ايك ہى قربانى كرنا كافى ہو گى يا كہ مجھے دو قربانياں كرنا ہونگى ؟

### پسنديده جواب

الحمد لله.

آپ كے ليے ايك ہى قربانى كرنا كافى ہے، سوال نمبر ( 45916 ) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ آدمى اور اس كے گھر والوں كى جانب سے ايك ہى قربانى كافى ہے، چاہے ان كى تعداد ايك سو ہى كيوں نہ ہو، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى اور اپنى آل كى جانب سے ايك بكرى ذبح كى تھى، اور جب رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم فوت ہوئے تو آپ كى نو بيوياں تھيں.

قرطبى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كہيں بھى يہ منقول نہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنى ہر بيوى كو قربانى كرنے كا حكم ديا ہو، حالانكہ قربانى كے كئى سال تكرار كے ساتھ آتے رہے، اور پھر بيوياں بھى ايك سے زائد تھيں، اور اگر ايسا ہوتا تو عادت كے مطابق اسے بھى نقل كيا جاتا، جس طرح دوسرى جزئيات نقل كى گئى ہيں.

اور اس كى تائيد امام مالك، ابن ماجہ، ترمذى كى حديث سے بھى ہوتى ہے جسے ترمذى نے صحيح كہا ہے اور وہ حديث عطاء بن يسار كے طريق سے ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ ميں نے ابو ايوب انصارى رضى اللہ تعالى عنہ سے دريافت كيا:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں قربانى كا كيا حساب تھا ؟

تو انہوں نے فرمايا: آدمى اپنى اور اپنے گھر والوں كى جانب سے ايك بكرى ذبح كرتا اوراسے خود بھى كھلاتا اور

دوسروں کو بھی کھلاتا تھا " انتہی.

ماخوذ از: فتح الباری، اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےدور کو پایا اور انہیں ان کی والدہ زینب بنت حمید رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئیں اور کہنے لگیں اس سے بیعت لیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ تو چھوٹا ہے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی، اور وہ اپنے سب گھر والوں کی جانب سے ایك قربانی کیا کرتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 7210 ).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

( اور وہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایك ہی قربانی کیا کرتے تھے ) یہ حدیث میں مذکور عبد اللہ بن ہشام ہیں " انتہی.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرے دو گھر ہیں جن میں پندرہ کلو میٹر کا فاصلہ ہے، اور میں قربانی کرنا چاہتا ہوں، کیا میں ہر گھر میں علیحدہ قربانی کروں یا کہ ایك ہی گھر میں قربانی کر لوں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" آپ کے لیے ایك ہی قربانی کافی ہے کیونکہ ان گھروالوں کا سربراہ ایك ہی ہے، اور اگر آپ دونوں گھروں میں علیحدہ قربانی کرتے ہیں تو یہ افضل ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 11 / 407 ).

واللہ اعلم .